استقامت

از: اَمۃ العزیز طالبہ انٹر نیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم. اعوذ بالله من الشیطٰن الرجیم:

(ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا تتنزل علیهم الملئکة الا تخافوا ولا تحزنوا وأبشروا بالجنة التی کنتم توعدون. نحن اولیاء کم فی الحیوة الدنیا وفی الآخرة و لکم فیها ما تشتهی أنفسکم ولکم فیها ماتدعون.نزلا من غفور رحیم)

یہ کلام ربانی ہے۔ جو قرآن کریم میں آیات کی صورت میں نازل ہوا اور قرآن کریم آخری کتاب کی صورت میں پوری انسانیت کے لئے نور ہدایت بن کر آیا اور اس کلام الٰہی کی تابناک روشنیوں سے اس کائنات سے کفر وشرک کے اندھیرے ختم ہوئے اور نوع انسانیت جو اس وقت جہالت کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں ڈوبی ہوئی تھی تو انسانیت کو جہالت سے نکالنے کے لئے کائنات کے خالق ومالک نے پیغمبر آخر الزماں نبی کائنات حضرت محمد ﷺ کو ہادی برحق بنا کر بھیجا۔

اور پھر اس وقت جو کایا پلٹی تاریخ اس کی گواہ ہے۔ انسانیت ظلم کے اندھیروں سے نکل کر توحید کی روشنیوں سے فیض یاب ہوئی۔ اور کفر وشرک کے تمام بت توڑ ڈالے۔ اور ان کے عقیدے میں اس قدر استقامت اور مضبوطی تھی۔ کہ اس راہ میں جو مصائب اور تکالیف آئیں ان کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا اور آج کا مسلمان ان مصائب اور تکالیف کے تصور سے کانپ اٹھتا ہے۔

وہ لوگ جو اصنام کی پوجا کرتے تھے، جنکے ذہنوں میں توحید کا کوئی تصور نہیں تھا۔ ضلالت اور گمراہی کے اندھیروں میں ڈوبے ہوئے تھے۔ جب ہادی برحق رحمۃ للعلمین ﷺ رب ذوالجلال کا پیغام لیکر آئے۔ تو ان لوگوں کے دل نور ہدایت سے روشن ہو گئے اور پھر وہ جب اس توحید کی لذت سے آشنا ہوئے تو انہوں نے توحید ورسالت کا علم بلند کرنے کا عزم کر لیا۔ اور اس راستے میں جو کفر وطاغوت کے بت آئے ان کو انہوں نے توڑ ڈالا۔ اور توحید کا علم اٹھائے آگے بڑھتے چلے گئے۔ اور ہر اذیت اور تکلیف کو صبر وثبات سے برداشت کیا۔

اور یہ وہ عظیم لوگ تھے ان کو پتھروں سے مارا جاتا انہیں گرم اور تپتی ریت پر لٹایا جاتا۔ ان کو کانٹوں پر گھسیٹا جاتا۔ لیکن ان کی زبانیں احد احد کی صدائیں بلند کرتیں۔ اور عقیدۂ توحید کی وجہ سے طاغوتی قوتوں کا مقابلہ کیا۔ جب تاریخ کی ورق گردانی کریں تو تمام حقیقت سامنے آجاتی ہے۔ آل یاسرؓ کو دیکھئے کس طرح ان پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے گئے حضرت بلالؓ کو کن کن اذیتوں کا سامنا کرنا پڑا حضرت سمیہؓ کو دو اونٹوں کے ساتھ باندھ کر مخالف سمت میں دوڑا دیا گیا اور وہ جام شہادت نوش کر گئیں۔ لیکن ان کے عقیدے اور عزم میں کوئی فرق نہیں آیا۔ کیونکہ جو بھی توحید کی لذت سے صحیح معنوں میں آشنا ہوتا ہے۔ تو دنیا کی کوئی طاقت انہیں اس سے نہیں ہٹا سکتی۔

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ جو لوگ اس وقت دین میں داخل ہوئے ان کے اندر کتنی ایمانی قوت تھی۔ اور بلند عزم کے مالک تھے اور انہوں نے اس قوت اور عزم کی بناء پر پوری دنیا پر اسلام کا پرچم بلند کیا۔ حالانکہ مادی قوت کے لحاظ سے کمزور تھے۔ وسائل کی کمی

تھی۔ لیکن کیا چیز تھی اور کونسی طاقت تھی جس کے بل بوتے پر پوری دنیا پر چھا گئے۔ وہ صرف ان کی ایمانی قوت اور بلند عزم تھا۔ کہ عرب و عجم کی عظیم سلطنتیں ان کی قدموں میں آ گئیں۔ کیونکہ پیغمبر کائنات ﷺ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ کبھی جھوٹ نہیں ہو سکتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

قولوا لااله الاالله تملک العرب والعجم۔

کلمہ توحید اور اس کے ساتھ صبر و استقامت کا ہونا ضروری ہے۔ آج کا مسلمان مادی وسائل اور ہر قسم کی نعمتوں سے مالا مال ہونے کے باوجود کیوں انحطاط اور تنزل کا شکار ہے؟ کیوں ہر جگہ ذلیل و خوار ہو رہا ہے؟ پاکستان کے پاس ایٹمی قوت ہونے کے باوجود کشمیر کیوں ہندوؤں کے زیر تسلط ہے۔ فلسطین، بوسنیا، چیچنیا کیوں ظلم و ستم کا نشانہ بن رہے ہیں؟ وہاں مائیں، بہنیں، بیٹیاں کیوں بے آبرو ہیں؟ اس کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ ان کے اندر وہ جذبہ ایمانی نہیں ہے، ٹھوس عقیدہ نہیں ہے۔ وہ عزم و ارادہ نہیں ہے جس کی بناء پر مسلمان قیصر و کسریٰ کی سلطنتوں پر تخت نشین ہوئے۔ اور پوری دنیا پر قوت بن کر چھا گئے۔ اور کوئی ان پر میلی نظر نہیں ڈال سکتا تھا۔ فارس اور روم کی سلطنتیں مسلمانوں کے خوف سے تھر تھر کانپتی تھیں۔

آج کا مسلمان بھی اگر ان جیسا جذبہ ایمان پیدا کرے۔ ان جیسی استقامت ہو۔ اور دل ٹھوس عقیدہ سے منور ہو تو کلام پاک جو رب کا کلام ہے اس کا فیصلہ کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔

"کہ جو لوگ کہتے ہیں ہمارا رب اللہ ہے اور پھر اس پر ڈٹ جاتے ہیں ان پر اللہ کی طرف سے فرشتے رحمتیں اور خوشخبریاں لیکر اترتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اے مسلمانو اے مومنو! تم ان جھوٹی قوتوں سے نہ ڈرو۔ یہ ساری شیطانی قوتیں ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں اور دنیا اور آخرت میں خوشیاں ہیں اور رب رحیم تم لوگوں کا دوست اور مددگار ہے۔"

اے مسلمان! اگر کلام الٰہی پر غور کرے گا تو تجھ پر حقیقتوں کا ادراک ہوگا۔ کیونکہ یہ رب کائنات کا فرمان ہے۔

اے مسلمان! تجھے اپنا جائزہ لینا چاہئے۔ کہ تو کیا کر رہا ہے؟ تو صرف نام کا مسلمان ہے۔ تو ظاہری عیش و عشرت کی طرف بھاگ رہا ہے، جو چند روزہ ہے۔ آخرت کی خوشخبریوں اور نعمتوں سے بے خبر ہے۔ اور فانی دنیا کی لذتوں کے پیچھے بھاگ رہا ہے۔ اور رب رحیم کے حکم سے روگردانی کر رہا ہے۔ جب حقیقت سامنے آئے گی تو تو کف افسوس ملے گا۔ اب بھی وقت ہے، وہی جذبہ ایمانی پیدا کر۔ تو تجھے تیرا کھویا ہوا وقار اور صحیح معنوں میں رب کی خلافت اور مدد حاصل ہوگی۔

اقبال نے کیا خوب کہا ہے:

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

بھاگو شاہ پور (شکریلہ) میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

مورخہ ۲۸ نومبر ۹۸ء بروز ہفتہ بعد از نماز عشاء بھاگو شاہ پور میں ایک عظیم الشان جلسہ عام ہوا جس میں حضرت مولانا حافظ عبدالستار حامد صاحب نے بڑا مدلل خطاب کیا مدیر الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر صاحب کی دعائے خیر پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں شیخ محمد اعجاز صاحب، مرزا عبدالقدوس صاحب نے بھی شرکت کی۔